احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 3 ستمبر 2003ء

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 3 ستمبر 2003ء، 5 رجب 1424 ہجری-3 تبوک 1382ہش جلد53-88 نمبر199

بدعات کا انجام

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

سب سے سچی بات کتاب اللہ ہے اور بہترین ہدایت محمد کی طرف سے دی جانے والی ہدایت ہے-اور بدترین فعل دین میں نئی نئی بدعات پیدا کرنا ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر ضلالت کا انجام آگ ہے-

(سنن نسائی کتاب العیدین باب کیف الخطبة حدیث نمبر 1560)

جلسہ سالانہ جرمنی 2003ء [illegible] حضرت خلیفۃ [illegible] کا اختتامی خطاب 24 جولائی 2003ء

اتباعِ رسم سے باز رہنے اور قال اللہ و قال الرسول کو دستور العمل قرار دینے کی شرط بیعت

جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر خدا کے فضل سے اکتیس ہزار ایک سو تریسٹھ حاضری رہی

قسط دوم آخر

حضور انور کے خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

چھٹی شرط بیعت

بیعت کے لئے شرط ششم بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:"یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔"

رسم و رواج سے اجتناب کریں

حضور انور نے فرمایا کئی فضول رسمیں ہیں جن کے نقصانات ہوتے ہیں مثلاً شادی بیاہ کے موقعہ پر بَری دکھانا اور جہیز کی نمائش کرنا یہ صرف بڑائی کے اظہار کے لئے کیا جاتا ہے۔ دین میں تو صرف حق مہر کے اظہار کا کہا گیا ہے۔مقابلہ اور نمود و نمائش کی خاطر ایسی رسموں سے اجتناب کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو کشائش عطا کی ہے وہ آپ کے بزرگوں کی قربانیوں کا ثمر ہے۔اس کے شکر کے لئے اللہ کے حضور جھکیں نہ کہ دوسرے لوگوں کی طرح رسم و رواج کا اظہار کریں۔ ولیموں کے موقعہ پر کھانے کا ضیاع کیا جاتا ہے۔جہیز کے مطالبے ہوتے ہیں تو غریب مقروض ہو جاتے ہیں اور یہ مطالبہ صرف ناک اونچا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے لیکن غریب پر ظلم ہوتا ہے۔ جب رسمیں بڑھتی ہیں تو انسان اندھا ہو کر ہوائے نفس کا غلام بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس شخص سے بڑھ کر گمراہ کون ہو گا جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہش کی پیروی کرے۔اس آیت نے یہ فیصلہ صادر کر دیا کہ جو صرف اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے وہ کبھی ہدایت نہیں پاتا۔ ہر شخص کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا امام الزمان کو ماننے کے بعد کہیں معاشرتی برائیوں کی پیروی تو نہیں ہو رہی۔

غیر مقبول ردشدہ رسمیں

آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص دین میں ایسی رسم پیدا کرتا ہے جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں وہ رسم مردود اور غیر مقبول ہے۔ایک دفعہ آپؐ نے جلالی انداز میں فرمایا کہ بہترین کتاب قرآن ہے اور بہترین اسوہ میرا عمل ہے اور ہر بدعت گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔ جو شخص میری سنت کو زندہ کرے گا تو اس پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی اسے ملے گا اور جو بدعت پیدا کرے گا تو بدعت پر عمل کرنے والوں کی سزا بھی اسے ملے گی۔میں تم میں بدعتوں کے پیدا ہونے کی وجہ سے بہت خوفزدہ ہوں کہ کہیں اس سے دین میں بگاڑ نہ آ جائے اور تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔

احمدی کا مضبوط کردار

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کا مضبوط کردار ہونا چاہئے عورتوں کو پردہ کا حکم ہے اور عورت کی عزت اسی میں ہے کہ وہ پردہ میں رہے۔مغربی معاشرے میں اگر احمدی عورت پردے کی خوبیاں بیان کرے تو یہ زیادہ مؤثر ہو گا اس انفرادیت کی وجہ سے دعوت الی اللہ کے مواقع بھی میسر آئیں گے۔

احمدیوں کو کسی غلط کردار والے سے دوستی نہیں لگانی چاہئے۔مثلاً یہ کہ کسی شرابی کے ساتھ دوستی ہے تو اس کے ساتھ بار میں چلے جانا یہ غلط ہے اس میں احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے اثرات کا اندیشہ ہے۔

قرآن کریم تمام بھلائیوں کا سرچشمہ

رسم و رواج سے بچنے اور دینی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہمارا راہنما قرآن کریم ہے۔ اس کو دستور العمل جاننے سے تمام برائیاں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔ یہ زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ عظیم کتاب آنحضرتؐ کے پاک دل پر نازل ہوئی اور آپؐ نے اپنے عمل سے اس کی وضاحت فرمائی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا ہے پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے۔

خدا کو دیکھنے کا چراغ

حضرت مسیح موعود محاسن قرآن بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قرآن عمیق حکمتوں سے پُر ہے یہ خدا کو دیکھنے کا چراغ ہے۔ پس تم قرآن کو مہجور کی طرح مت چھوڑو۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان

باقی صفحہ 2 پر

عطیات برائے امداد طلباء

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں دین حق کے صحیح راستوں پر گامزن رہ کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرتی رہتی ہے۔ اور یہ دولت اور نعمت خدا تعالیٰ نے اس جماعت میں نظام خلافت کو جاری فرما کر ہمیں عطا فرمائی ہے۔ قرآن کریم اور آنحضرت کا فرمان ہے ہر مرد و عورت کیلئے علم کا حصول لازمی ہے۔

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے۔ ہماری جماعت میں کم ہی کوئی ایسا شخص ملتا ہے جو زیور تعلیم سے آراستہ نہ ہو اس میں جہاں جماعت احمدیہ کے افراد کی ذاتی کوشش اور مذکورہ بالا فرمان پر عمل پیرا ہونا ہے۔ وہاں جماعت کی انتظامیہ کو بھی خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ اس مبارک فرمان کیلئے ہر دور میں کوشاں رہتی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے عہد خلافت میں امداد طلباء کی تحریک فرمائی اور اس کے لئے ایک شعبہ مقرر فرمایا جو آجکل صدر انجمن احمدیہ کے تحت طلباء کی اعانت کی توفیق پا رہا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلباء کو وظائف دے کر ان کی تعلیم حاصل کرنے کی لگن میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔

یہ شعبہ خالصۃً افراد جماعت کی طرف سے عطیات کے ذریعہ کام کرتا ہے۔ اس لئے جماعت کے مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس کار خیر میں حصہ لیں تا کہ اس اعانت کے ذریعہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کی علمی پیاس بجھانے کے سامان کئے جا سکیں۔

اس کار خیر میں حصہ لینے والے احباب جہاں جماعت کے علمی معیار اور صاحب علم جماعت ہونے کے تشخص کو بحال کرنے والے ہونگے وہاں اس کے ذریعہ سے ایک قومی خدمت میں بھی حصہ لے رہے ہونگے۔

براہ کرم اس قومی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ عطیات اس فنڈ کیلئے بھجوائیں۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد امداد طلباء بھجوا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

2001ء

①

حضور نے تحریک فرمائی تھی کہ 21ویں صدی عیسوی کا استقبال اس طرح کریں کہ دنیا کی 1/10 آبادی تک احمدیت کا پیغام پہنچادیں۔ چنانچہ دنیا بھر میں اس کی روشنی میں پروگرام مرتب کئے گئے۔

7 جنوری چار براعظموں میں دعوت الی اللہ کی خدمت سرانجام دینے والے مربی سلسلہ مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کی لاہور میں وفات بعمر 79 سال۔

14,13 جنوری جماعت فجی کا 31واں جلسہ سالانہ۔

14,13 جنوری برازیل کا 8واں جلسہ سالانہ۔

20 جنوری آسٹریلیا میں بین المذاہب نمائش میں جماعت کا سٹال۔

26 جنوری گجرات بھارت میں زلزلہ۔ جماعت کی طرف سے 35 لاکھ روپے کی امداد اور طبی وفد کی روانگی۔ 14 ہزار افراد کو کھانا فراہم کیا گیا۔

26 جنوری بیت الذکر ساغبتیگا بورکینا فاسو کا افتتاح۔

26 جنوری جماعت لائبیریا کا 11 سال کے بعد چوتھا جلسہ سالانہ۔

26 تا 28 جنوری گنی بساؤ کا تیسرا جلسہ سالانہ۔

جنوری جماعت احمدیہ کی آفیشل ویب سائٹ انٹرنیٹ پر قائم ہوئی جس کی ذمہ داری امریکہ کے سپرد ہے۔

2 تا 4 فروری خدام الاحمدیہ بیلجیئم کی تربیتی کلاس۔

6 فروری دیرینہ خادم سلسلہ اور استاذ الجامعہ مکرم قریشی نورالحق صاحب تنویر کی وفات۔

6 تا 9 فروری انصاراللہ مقامی کے تحت پہلا بیڈمنٹن وٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ۔

9 فروری سو بیوت الذکر سکیم کے تحت گنی بساؤ میں پہلی بیت الذکر سنجال کا افتتاح ہوا۔ اس کا سنگ بنیاد مئی 2000ء میں رکھا گیا تھا۔

9 تا 11 فروری بنگلہ دیش کا 77واں جلسہ سالانہ۔ 4 ہزار افراد کی شرکت۔

10 فروری لجنہ اماء اللہ فرانس کے زیر اہتمام تیسری دعوت الی اللہ کانفرنس برائے فرانکوفون کا انعقاد۔

11 فروری ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز کا 5واں سالانہ کنونشن حضور نے پیغام میں فرمایا کہ آئندہ دنیا کا علمی مستقبل کمپیوٹر سے وابستہ ہے۔

16 فروری خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت پہلا فٹ بال ٹورنامنٹ۔

16 تا 18 فروری بورکینا فاسو کا 12واں جلسہ سالانہ۔ 147 جماعتوں کے 2040 افراد کی شرکت۔

18,17 فروری خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت فٹ بال ٹورنامنٹ ہوا۔ 9 علاقوں کے 20 اضلاع سے 131 کھلاڑی شریک ہوئے۔

18 فروری بورکینا فاسو میں جماعت کی طرف سے تعمیر ہونے والے پہلے ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

19 تا 28 فروری کمبوڈیا میں جماعت کی تربیتی کلاس برائے نومبائعین۔

20 فروری بورکینا فاسو میں کاری کے مقام پر بیت الذکر کا سنگ بنیاد۔

21 تا 27 فروری گنی بساؤ میں تربیتی سیمینار۔ 67 مقامات سے 450 افراد کی شرکت۔

23 تا 25 فروری انصاراللہ پاکستان کے تحت بیڈمنٹن وٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ۔

11 مارچ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کا سالانہ کنونشن ایوان محمود میں ہوا۔

12,11 مارچ معلمین کلاس وقف جدید کی پہلی سالانہ کھیلیں منعقد ہوئیں۔

بقیہ صفحہ 1

پر عزت پائیں گے۔ اب روئے زمین پر بنی نوع کے لئے کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ قرآن روحانی خاصیت سے اپنے سچے پیرو کو کھینچتا ہے۔ یہ دل کی آنکھ کو کھولتا اور مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولی ہیں۔ سو تم اسے تدبر سے پڑھو اور اس سے ایسا پیار کرو جو تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ تمام بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ انسان کی فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے۔ انسان کے ایمان کا مصدق یا مکذب قرآن ہوگا۔ اس نعمت کی قدر کرو یہ بڑی دولت ہے اور قرآن کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو جائزہ لینا چاہئے کہ وہ قرآن کریم سے کس قدر محبت کرتا ہے۔ بلاناغہ دو تین رکوع کی تلاوت کرنی چاہئے۔ اور پھر ترجمہ پڑھے۔ اس طرح یہ حسین تعلیم دماغ میں بیٹھنی شروع ہو جائے گی۔

کامل فرمانبرداری

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی اطاعت کرو، اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ دوسرے مقام پر فرمایا کہ اگر تم مومن ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

آنحضرت ؐ اپنے صحابہ سے اس شرط پر بھی بیعت لیا کرتے تھے کہ وہ اقرار کریں کہ ہم پسند اور ناپسند ہر صورت میں اطاعت کریں گے۔ تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور امیر کی اطاعت کرو خواہ تم پر حبشی غلام امیر مقرر کر دیا جائے۔ میری اور خلفاء راشدین کی پیروی کرنا اور بدعتوں سے بچتے رہنا کیونکہ بدعت گمراہی ہے۔ جس میں تین باتیں ہوں اس میں حلاوت ایمانی پائی جائے گی (i) اللہ اور اس کے رسول کو سب سے زیادہ محبوب رکھے (ii) صرف اللہ کی خاطر کسی کو محبوب رکھے (iii) ایمان کے بعد کفر میں جانے کو ایسے ناپسند کرے جیسے آگ میں جانا ہو۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کا یہ طریق ہے کہ آنحضرت ؐ کی سچی پیروی کی جائے۔ بدعات اور رسومات سے پرہیز کیا جائے۔ یہ چند روزہ زندگی تو ہر حال میں گزر جائے گی آخرت ہمیشہ کا مقام ہے اس کی فکر کرنی چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ بیعت کی غرض کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ اگر یہ اللہ اور اس کے دین کے لئے ہے تو مبارک ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود کو دل کی گہرائیوں سے قبول کرنے کی توفیق دے۔ آپ کی خواہشات کے مطابق شرائط بیعت پر عمل کرنے والے ہوں اور ہمیشہ اس بات کو سامنے رکھیں کہ آپ کا کوئی عمل ان تعلیمات کے خلاف ملزم ٹھہرانے والا نہ ہو۔ اللہ ہماری مدد کرے۔

شرکاء کو دعائیں

تقریر کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ نے شرکاء جلسہ کو دعائیں دیتے ہوئے فرمایا کہ خدا کرے کہ اس جلسہ کی برکات سے آپ ساری عمر فائدہ اٹھانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری نسلوں کو بھی خلافت کے ساتھ وابستہ رکھے۔ ہمیں معاف کرتے ہوئے اپنے فضل سے پیاروں کی جماعت میں شامل کرے۔ اے اللہ ہم پر رحم فرما اور ہمیں کبھی اپنے سے جدا نہ کرنا۔ آمین

جلسہ کی حاضری اور روح پرور لمحات

حضور انور نے جلسہ سالانہ جرمنی 2003ء کی حاضری بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال خدا کے فضل سے کل حاضری اکتیس ہزار ایک سو تریسٹھ (31,163) رہی الحمدللہ۔ ملٹی نیشن جلسہ میں مختلف اقوام کے علیحدہ جلسے منعقد ہوئے ان کی حاضری ایک ہزار چونتیس (1034) رہی۔

حضور انور نے اجتماعی دعا سے قبل شرکاء جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ اپنے گھروں میں حفاظت سے جائیں۔ سفر میں احتیاط کریں۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ ہمیشہ آپ کی طرف سے خلافت کو خوشی کی خبریں پہنچتی رہیں۔ ڈرائیونگ میں احتیاط سے کام لیں۔ اللہ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اس کے بعد حضور کی اقتداء میں سب احمدیوں نے اجتماعی دعا کی۔

دعا کے بعد جب حضور انور السلام علیکم کہہ کر رخصت ہونے لگے تو جلسہ گاہ کی فضا نعروں سے گونج اٹھی۔ ان روح پرور لمحات میں آپ جلسہ گاہ مردانہ سے رخصت ہوئے اور عورتوں کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے حمد و ثناء کے خوش لحن ترانے پیش کئے یوں جرمنی کا یہ تاریخ ساز جلسہ سالانہ ہزاروں برکات اور یادیں سمیٹے اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ تا دیر اس کی برکات نازل فرماتا چلا جائے۔ آمین

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

دنیا کے چوٹی کے شعراء نے کیفیات کے اعلیٰ تقاضوں پر زبان دانی کی قیود کو قربان کیا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بلند پایہ شاعری اور پرشوکت مضامین

"کلام طاہر" کی نظرثانی کے دوران حضور کے ارشادات اور رہنمائی

مکرمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ

قسط اول

آج جو شاہکار آپ کی خدمت میں پیش کر رہی ہوں وہ کچھ نگوں کو جڑ کر بنا ہے۔ ہر نگینہ سچا و اعلیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تخلیق ہے۔ میں نے صرف انہیں ترتیب دے کر فریم کیا ہے۔ یہ میرے پاس ایک امانت تھی جو اس کے حقداروں یعنی ساری جماعت کو ادا کر رہی ہوں۔

پس منظر یہ ہے کہ 1991ء میں 'کلام طاہر' دیکھ کر خیال آیا کہ طباعت شایانِ شان نہیں ہے۔ چھوٹی سی پتلی سی کتاب' کتابت کی غلطیاں' نظمیں نامکمل' سرورق پر دھندلی تصویر۔ یہ کتاب تو اس سے بہت بہتر طریق پر شائع ہونی چاہئے' کیوں نہ لجنہ کراچی یہ کام کر لے۔ اپنی رفیقہ کار مسز برکت ناصر سے مشورہ کیا تو وہ اچھل پڑیں۔ ہم نے دعا کی اور حضور پرنور سے اجازت حاصل کرنے کے لئے خط لکھ دیا۔ 22/ مارچ 1992ء کو حضور کا تحریر کردہ مکتوب موصول ہوا:

"آپ نے جو کلام طاہر کے متعلق لکھا ہے اس پر آپ کا شکریہ۔ اس میں کئی جگہیں ایسی ہیں جن میں ابھی تک پوری تسلی نہیں۔ شاید کسی وقت اصلاح کا موقع مل جائے۔ لیکن آپ کے نزدیک کوئی غلطی رہ گئی ہے تو اس کی طرف بھی متوجہ کریں اس کو بھی ٹھیک کر لیں گے اور پھر انشاء اللہ چھپوانے کی اجازت بھی دی جا سکتی ہے۔ کچھ پرانی نظموں میں سے بھی ایک آدھ شامل کی جا سکتی ہے"۔

خاکسار نے سرخوشی میں چند کتابت کی غلطیاں لکھیں اور کچھ اشعار پر نظرثانی کی درخواست کی۔ مقصد صرف یہ تھا کہ بات آگے بڑھے اور حضور اپنے کلام پر نظرثانی کا کام شروع فرماویں۔ حضور پرنور کا پذیرائی کا مکتوب ملا:

"آپ کا خط ملا۔ نثر میں ایسے لطیف اور اعلیٰ پائے کے شعر بہت کم پڑھنے میں آتے ہیں جیسے آپ کا یہ خط ہے۔ بعض چھوٹے چھوٹے لطیف اشاروں کے ساتھ بعض مضامین پر ایسے عمدہ تبصرے آپ نے کئے ہیں جیسے کسی خوبصورت سیرگاہ میں جاتے ہوئے انسان کبھی دائیں کبھی بائیں قابل دید مقامات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ماشاء اللہ آپ کو یہ خوب فن عطا ہوا ہے۔ اللہ آپ کی ذہنی قلبی صلاحیتوں کو اور بھی چمکائے اور روشن تر فرمائے۔ خلاصہ آخری بات کا یہی ہے کہ اگر آپ متوجہ نہ کراتیں تو شاید اپنے کلام پر نظرثانی کی توفیق ہی نہ ملتی۔ اور ملتی بھی تو بہت محنت کرنی پڑتی۔ آپ نے تو ایک ایک جگہ جہاں ضرورت تھی کہ توجہ کی جائے ہاتھ لگا لگا کر دکھا دی۔

امید ہے جب باقی مسودہ آئے گا تو پھر باقی کام بھی انشاء اللہ اسی طرح آسان ہو جائے گا۔ اب تو اس کی شدت سے انتظار ہے۔ ابھی تک تو آپ نے بھیجا ہی نہیں حالانکہ اب تک دیر کرنے کا دوش مجھ پر رہا...........

امید ہے جب آپ کلام شائع کرائیں گی تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستند ہوگا اور وہ لوگ جو اپنی طرف سے نئے نئے نمونے شائع کراتے رہتے ہیں وہ سلسلہ اب ختم ہو جائے گا۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو"۔ (مکتوب 28/فروری 1993ء)

فن شعر میں شوکت مضمون اور کیفیات کی لطافت کی اہمیت

جو مشورے حضور پرنور کو بھجوائے تھے ان میں محترم محمد سلیم صاحب شاہجہانپوری کی آراء بھی شامل تھیں۔ حضور نے ہمیں فن شعر اور فن اصلاح' خاص طور پر اشعار میں مضامین کے بیان کی اہمیت سمجھائی۔ یہ اس لائق ہے کہ اعلیٰ پائے کی تنقیدی کتب میں جگہ پائے۔ آپ نے تحریر فرمایا:

"..........شعر کی دنیا اس سے زیادہ وسیع ہے کہ زبان درست ہو اور غلطیوں سے پاک ہو اور محاورہ ٹکسالی کا ہو اوزان کے لحاظ سے اور لفظوں کے استعمال کے لحاظ سے کلام ثقیل زبان پر بھاری نہ ہو۔ بعض اوقات صحت زبان اور صحت محاورہ کے تقاضے جذبات کی شدت کے اظہار اور اظہار حق سے متصادم ہو جاتے ہیں یعنی اظہار حق جس زبان میں ممکن ہو اس سے بہتر مرصع زبان میں مگر حق سے کچھ ہٹ کر ایک بات کی جا سکتی ہے۔ بعض دفعہ ممکن نہیں رہتا کہ بیک وقت کوئی اپنے متموج جذبات اور سچائی اور گہرے درد کے تقاضے پورے کرتے ہوئے زبان کی صحت اور قاعدے قانون کی پابندی کا بھی حق ادا کر سکے۔ ایسی صورت میں کبھی کبھی کچھ نہ کچھ مروج قاعدوں کو توڑنا بھی پڑتا ہے اور استثناء کی نئی کھڑکیاں کھولی جاتی ہیں۔ **دنیا کے تمام چوٹی کے شعراء نے کیفیات کے اعلیٰ تقاضوں پر بارہا زبان دانی کی قیود کو قربان کیا ہے۔ شیکسپیئر میں بھی یہ بات ملتی ہے اور غالب میں بھی۔** اور دیگر شعراء میں بھی اپنے اپنے مرتبہ اور اسلوب کے اعتبار سے کچھ نہ کچھ ایسی مثالیں دکھائی دیتی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود کے اردو اور عربی کلام میں بھی یہی بالا اصول کارفرما ہے کہ شوکت مضمون اور کیفیات کی لطافت پر زبان دانی کے نسبتاً ادنیٰ تقاضوں کو قربان کیا جائے.........."۔

(مکتوب 16/جنوری 1993ء صفحہ 1)

آئین سخن اور آئین حق

اس ٹھوس تحریر کے ساتھ اسی مکتوب سے ایک ہلکا پھلکا ٹکڑا بھی پیش کرتی ہوں۔ انداز لطیف لیکن سبق بہت ثقیل۔ تحریر فرماتے ہیں:

"مکرم محترم سلیم صاحب شاہجہانپوری نے خوب لکھا ہے کہ آئین سخن میں اصلاح تجویز کرنا گستاخی شمار نہیں ہوتا' یہ بالکل درست ہے۔ اسی سے حوصلہ پا کر میں ان کی خدمت میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آئین سخن میں اصلاح قبول نہ کرنا بھی غالباً گستاخی شمار نہیں ہوگا۔ خصوصاً جبکہ پاس ادب رکھتے ہوئے احترام اور معذرت کے ساتھ ایسا کیا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ آئین سخن ہی کی بات نہیں' آئین حق یعنی سچائی کے آئین میں بھی تو ازل سے یہی دستور چلا آ رہا ہے کہ تصحیح گستاخی شمار نہیں ہوتی۔ نماز باجماعت میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہی سبق ہمیں دیا ہے۔ سبحان اللہ! کیا پاکیزہ طریق اصلاح کا سکھایا۔ سبحان صرف اللہ ہی کی ذات ہے"۔

(مکتوب 16/جنوری 1993ء صفحہ 2)

فلسفہ اصلاح

اصلاح کے مشورے اور اصلاح قبول کرنے کے اختیار کے ساتھ آپ نے فلسفہ اصلاح بھی سمجھایا۔ فرماتے ہیں:

"رہا فلسفہ اصلاح تو میرے نزدیک ہر قادر الکلام استاد کا یہ حق تو ہے کہ کسی دوسرے کے شعر کی اصلاح کرے لیکن اصلاح کا حق صرف اتنا ہی ہے کہ اس مضمون کو تبدیل کئے بغیر جو شاعر بیان کرنا چاہتا ہے۔ بہتر الفاظ میں (زبان کے سقم کو دور کر کے) بیان کرنے میں اس کی مدد کرے یا اگر طرز بیان بے جان ہے تو الفاظ کے تغیر و تبدل سے اسی مضمون میں جان ڈال دے مگر نیا مضمون داخل کرنے کو میں اصلاح نہیں سمجھتا' نہ ہی زبان کی اصلاح کرتے کرتے مضمون کا حلیہ بگاڑ دینا میرے نزدیک اصلاح میں داخل ہے"۔

(مکتوب 16 جنوری 1993ء صفحہ 3)

خاکسار تسلیم کرتی ہے کہ اپنی کم فہمی کی وجہ سے ذوق سلیم کی بلندیوں پر متمکن پیارے حضور کی کوفت کا سامان کیا۔ مگر یہ تو دیکھئے کہ اس معدن علم پر ہلکی سی دستک سے کیا کیا خزائن ابل پڑے' کیسے کیسے ٹھنڈے میٹھے پانیوں کے چشمے جاری ہو گئے۔ ایک کوہ وقار کے نہاں خانہ دل کی کچھ کھڑکیاں کھل گئیں۔ پس میری کوتاہیوں سے صرف نظر کر کے اس سدا بہار گلستان کی سیر کیجئے۔ فرماتے ہیں:

"..........جو کام سالہا سال سے کرنے کو پڑا تھا مگر نہ وقت ملتا تھا نہ دماغ میسر آتا تھا وہ آپ نے

آسان کر دیا۔ نشان لگا کر بھیج دے اور پیچھے پڑ کر مجبور کر دیا کہ اب اس کام کو نہ ٹالو۔ حسن اتفاق سے مسودہ ملنے کا وقت بھی نہایت موزوں ثابت ہوا۔ چنانچہ کینیڈا سے واپسی پر ہالینڈ میں قیام کے دوران کچھ فرصت میسر آ گئی اور اللہ کے فضل سے دو دن کے اندر ہی ان مقامات کی تصحیح کی توفیق مل گئی جن کے متعلق دیرینہ خلش تو تھی مگر وقت کے ہاتھوں مجبور تھا۔ یہی روک تھی کہ کبھی کسی کو کلام شائع کرنے کی اجازت نہیں دی اور جنہوں نے بلا اجازت شائع کیا انہوں نے نہ صرف اس حصے کو اسی طرح غلط شائع کر دیا جس پر میں نظر ثانی کرنا چاہتا تھا بلکہ سہو کتابت کی وجہ سے سوء فہم کی بنا پر کلام میں مزید بہت سے سقم پیدا کر دئے۔ مثلاً اضافت کے غلط استعمال' الفاظ کی بے جا تکرار وغیرہ۔ جس نے مضمون بھی بگاڑا اور وزن بھی توڑا۔ علاوہ ازیں بعض الفاظ کا چھوٹ جانا وغیرہ وغیرہ۔ اب ان سب جگہوں پر میں نے درستی کر دی ہے مگر یہ غلطیاں نہیں تھیں بلکہ کتابت یا ناشر کے فہم کا قصور تھا۔ لیکن اس قبیل کے قابل' اصلاح شعروں کے علاوہ بھی متعدد ایسے اشعار تھے جو کئی طرح کے سقم رکھتے تھے جن کے لئے دماغ اور وقت کا میسر آنا ایک مسئلہ بنا ہوا تھا۔ مدت سے ذہن یہی بات سوچتا اور ٹالتا رہا کہ کسی وقت تسلی سے ٹھیک کر کے زبان کے تقاضے قربان کئے بغیر مضمون کا حق ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور اگر آپ اس طرح مستقل مزاجی اور صبر کے ساتھ مجھے بار بار 'تنگ' نہ کرتیں تو شاید یہ کام کبھی بھی نہ ہوتا..........''۔

(مکتوب 16 جنوری 1993ء صفحہ 3)

☆☆☆☆

لفظوں کے حکیمانہ انتخاب

میں جانکاہی کی چند مثالیں

پیارے حضور نے نظموں کی اصلاح کرتے ہوئے جو حکمتیں سمجھائی ہیں وہ علوم کا ایک خزانہ ہیں۔ جن کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کسی چیز کو سرسری نظر سے نہیں دیکھتے بلکہ حرف حرف اور لفظ لفظ کے مزاج کی تہ میں اترتے ہوئے مناسب جگہ پر استعمال فرماتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ایک مربوط فکری پس منظر ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ میں جو شعر کہتا ہوں وہ حرف اکیلا ہی نہیں بلکہ بعض دفعہ اس کی دس دس اور پندرہ پندرہ متبادل صورتیں ذہن میں آئی ہوتی ہیں اور پھر ان میں سے ایک کو کسی وجہ سے چنتا ہوں۔ تو اب میں آپ کو اپنے ساتھ وہ سارا سفر کس طرح کرواؤں کہ کیوں بالآخر متعدد امکانی صورتوں میں سے ایک کو اختیار کیا''۔

(مکتوب محررہ 22 / اکتوبر 1993ء صفحہ 13)

اب حضور پرنور کے مکاتیب سے لفظوں کے چناؤ میں جانکاہی کی کچھ مثالیں پیش کرتی ہوں۔

☆..........نظم ''ظہور خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم'' میں ایک مصرع 'آیا وہ غنی جس کو جو اپنی دعا پہنچی' کے متعلق تحریر فرمایا:

''چوتھے بند کے پہلے شعر 'آیا وہ غنی جس کو جو اپنی دعا پہنچی' میں آپ نے 'جو' کو 'جب' سے بدل دیا ہے۔ سمجھ نہیں آئی کہ کیوں 'جب' سے بدلا گیا ہے اصل میں 'جو' اور 'جب' میں ایک بہت لطیف فرق ہے جس کو وہی جان سکتا ہے جس نے جانکاہی سے معنوں کی تہ میں اتر کر الفاظ کا چناؤ کیا ہو۔'.......... 'جب اپنی دعا پہنچی' کا تو مطلب یہ ہے کہ بس ہماری دعا کی دیر تھی جیسے ہی پہنچی لگ گئی۔ حالانکہ کلمہ طیبہ کے لئے 'یرفعه العمل الصالح' بھی ہونا چاہئے۔

یہ تو نہیں کہ جس کسی نے درود شریف پڑھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جا پہنچا۔ خاص کیفیات میں اٹھتی ہوئی دعا ہی ہے جو رفعتوں کو پاتی ہے اور وہی ہے جو مقدر سنوارا کرتی ہے۔ اس لئے 'جو' ہی رہنے دیں۔ وہی دعا بخت سنوار سکتی ہے جو اس تک پہنچنے کی سعادت پا جائے۔ 'جو' میں جو انکسار ہے اس کا لطف 'جب' میں نہیں''۔

(مکتوب 16 / جنوری 1993ء صفحہ 6)

پیارے حضور نے ایک شفیق ماں کی طرح جو اپنے نادان بچے کو قریب تر کر کے زیادہ تفصیل سے آسان الفاظ میں سمجھاتی ہے ایک ایک تبدیلی کی حکمت سمجھائی۔

''نبیوں کا سرتاج ابنائے آدم کا معراج محمدؐ''۔

''مجھے ڈر تھا کہ آپ دونوں..........'کا معراج' کو 'کی' میں بدل دیں گے کیونکہ مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب نے اپنے کلام میں معراج کو 'کی' یعنی تانیثی نسبت سے باندھا ہے اور اردو کتب لغات بھی اسے تانیث میں ہی پیش کرتی ہیں۔ مگر ہم نے قادیان میں ہمیشہ اس کو مذکر ہی سنا اور ذہنی طور پر معراج کو تانیث کے ساتھ استعمال کرنے پر دل آمادہ نہیں ہوتا۔ اس لئے میں نے عمداً یوں سمجھ لیں کہ ضد کر کے اس غلطی پر اصرار کیا ہے۔ نبیوں کا سرتاج.......... کہنے کے بعد اگر یہ کہا جائے کہ ابنائے آدم کی معراج تو گھٹیا سی ترکیب نظر آتی ہے جو معراج کی شان کے خلاف ہے۔ پس مجھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہی ابنائے آدم کا معراج دکھائی دیتے ہیں نہ کہ ابنائے آدم کی معراج۔ پس بعض ایسے مقامات بھی ہوتے ہیں کہ جہاں شاعر اپنا حق سمجھتا ہے کہ چاہے دنیا اس کے کسی استعمال کو غلط قرار دے وہ اپنی مرضی سے عمداً کسی خاص مقصد کے پیش نظر اپنی غلطی پر مصر ہو''۔

(مکتوب 16 / جنوری 1993ء صفحہ 16-17)

''نظم ''ظہور خیر الانبیاءؐ'' سے خاکسار کو بے حد پیار تھا۔ نظم حضور کی ہے اضافے بھی آپ نے خود فرمائے لیکن بہت دور کھڑی میں اس بات سے لطف لیتی رہتی ہوں کہ ہو سکتا ہے اس تبدیلی میں خاکسار کی تحریک کا کوئی دخل ہو۔ جب یہ نظم جلسہ سالانہ جرمنی 1993ء میں پڑھی گئی تو میں نے فون پر سنی اور نوٹ کی۔ آپ نے درج ذیل اشعار کا اضافہ فرمایا تھا۔ مکتوب میں تحریر ہے:

''کہیں کہیں مضمون کو مزید اجاگر کرنے کے لئے بعض اشعار کا اضافہ بھی کرنا پڑا ہے مثلاً ''ظہور خیر الانبیاءؐ'' کے آخری بند کو تبدیل کرنے کے علاوہ ایک بند بڑھا بھی دیا ہے۔ اب اس کی شکل یوں بن جائے گی:

دل اس کی محبت میں ہر لحظہ تھا رام اس کا
اخلاص میں کامل تھا وہ عاشق تام اس کا
مرزائے غلام احمد۔ تھی جو بھی متاع جاں
کر بیٹھا نثار اس پر۔ ہو بیٹھا تمام اس کا
اس دور کا یہ ساقی۔ گھر سے تو نہ کچھ لایا
مَے خانہ اسی کا تھا۔ مَے اس کی تھی جام اُس کا
سازندہ تھا یہ اس کے۔ سب ساجھی تھی میت اس کے
دھن اس کی تھی گیت اس کے لب اس کے پیام اس کا

اک میں بھی تو ہوں یارب۔ صید تہ دام اس کا
دل گاتا ہے گن اس کے۔ لب جپتے ہیں نام اس کا
آنکھوں کو بھی دکھلا دے۔ آنا لبِ بام اس کا
کانوں میں بھی رس گھولے۔ ہر گام۔ خرام اس کا
خیرات ہو مجھ کو بھی۔ اک جلوۂ عام اس کا
پھر یوں ہو کہ ہو دل پر۔ الہام کلام اس کا
اس بام سے نور اترے نغمات میں ڈھل ڈھل کر
نغموں سے اٹھے خوشبو۔ ہو جائے سرود عنبر''

(مکتوب 16 جنوری 1993ء صفحہ 4-5)

'شاعری جزویست از پیغمبری' اس سے زیادہ کہیں اور صادق نہیں آتا۔

☆☆☆☆

نظم ''اے شاہ مکی و مدنی سید الوریٰؐ'' کے ایک مصرع۔

اے میرے والے مصطفیٰ اے میرے مجتبیٰ

کے متعلق پیارے آقا نے خاکسار کو اچھی طرح سمجھانے کے لئے وضاحت سے' دلائل سے' علمی وزن کے ساتھ ایک اچھوتا نقطہ بیان فرمایا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

''آپ نے 'میرے والے مصطفیٰ' میں لفظ والے کو سقم سمجھتے ہوئے 'تو ہی تو مصطفیٰ ہے مرا' تجویز کیا ہے۔ یہ دو وجوہات سے مجھے قبول نہیں۔ ایک یہ کہ اس نظم کی شان نزول تو ایک رؤیا میں ہے جس میں ایک شخص کو دیکھا جو بڑی پر درد آواز میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کا کوئی کلام پڑھ رہا ہے۔ ان شعروں کا عمومی مضمون تو مجھے یاد رہا مگر الفاظ یاد نہیں رہے البتہ ایک مصرع جو غیر معمولی طور پر دل پر اثر کرنے والا تھا وہ ان الفاظ پر مشتمل تھا:

'اے میرے والے مصطفیٰ'

خواب میں اس کا جو مفہوم سمجھ میں آیا وہ یہ تھا کہ لفظ 'والے' نے بجائے اس کے کہ سقم پیدا کیا ہو اس میں غیر معمولی اپنائیت بھر دی اور قرآن کریم کی بعض آیات کی بھی تشریح کر دی جن کی طرف پہلے میری توجہ نہیں تھی۔ عموماً یہ تاثر ہے کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہی مصطفیٰ ہیں حالانکہ قرآن کریم میں حضرت آدمؑ' حضرت نوحؑ' حضرت ابراہیمؑ اور آل ابراہیم (اسحقؑ' یعقوبؑ' اسمٰعیلؑ) حضرت موسیٰؑ اور حضرت مریمؑ حتیٰ کہ بنی آدم کے لئے بھی لفظ اصطفیٰ استعمال ہوا ہے۔ تو مصطفیٰ ایک نہیں' کئی ہیں۔ پس اگر یہ کہنا ہو کہ باقی بھی مصطفیٰ ہوں گے مگر میرے والا مصطفیٰ یہ ہے تو اس کا اظہار ان الفاظ کے علاوہ دوسرے الفاظ میں ممکن نہیں۔ یہ بات ایسی ہی ہو گی جیسے کوئی بچہ ضد کرے کہ مجھے میرے والی چیز دو۔ میرے والی کہنے سے مراد یہ ہوتی ہے کہ مجھے محض یہ چیز نہیں چاہئے بلکہ وہی چیز چاہئے جو میری تھی۔ اس طرز بیان میں اظہار عشق بھی محض 'میرے مصطفیٰ' کہنے کے مقابل پر بہت زیادہ زور مارتا ہے۔ پس رویا میں ہی میں یہ نہیں سمجھ رہا کہ اس میں کوئی نقص ہے بلکہ اس ظاہری نقص میں مجھے فصاحت و بلاغت کی جولانی دکھائی دی اور مضمون میں مقابلۃً بہت زیادہ گہرائی نظر آنے لگی۔

علاوہ ازیں چونکہ یہ طرز بیان محض ریڑھی والوں کی نہیں ہوا کرتی جو ایک عامیانہ طرز ہے بلکہ بچوں کی سی ادا بھی ہوا کرتی ہے جس میں معصومانہ پیار اور اپنائیت جوش مارتے ہیں۔ پس اس پہلو سے میں نے نہ صرف خواب میں ظاہر کردہ الفاظ کے ساتھ وفا کی بلکہ اسے ہر دوسری طرز بیان سے بہتر بھی پایا۔ ہاں ''اے میرے والے مجتبیٰ'' 'اے میرے مصطفیٰ' کے بعد پورا نہیں۔ ویسے بھی مصطفیٰ' مجتبیٰ' مرتضیٰ وغیرہ خدا کی طرف منسوب ہوتے ہیں اس کی جگہ میں سوچ رہا ہوں کہ یہ کر دوں:

اے میرے والے مصطفیٰ' اے میرے رہنما

یا پھر ''اے میرے والے مصطفیٰ میں ہو چکا ترا'' بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن اس شعر کے دوسرے مصرع میں جو الفاظ ہیں رویا میں قریباً یہی الفاظ تھے جیسا کہ مجھے یاد پڑتا ہے مگر سو فیصد یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ اس میں لفظ ''تیری'' شامل ہوتا تو لفظ امت کی وضاحت تو ضرور ہو جاتی کہ کس کی امت مراد ہے (-) پس اگرچہ محض امت کا لفظ کچھ خلا کا سا احساس پیدا کرتا ہے مگر اسے تیری امت کی بجائے کسی اور رنگ میں بدلا جا سکے تو بہتر ہو گا۔ مثلاً اس طرح کہ اہل دنیا یا علماء سوء ہمیں جدا جدا نہ سمجھے۔ مگر یہ اظہار اس چھوٹے سے مصرع میں سمانا مشکل ہے۔ بہرحال خواب میں جو کیفیات تھیں میں ان کے ساتھ وفاداری کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں درد کا مضمون تھا بحث کا نہیں۔ آپ نے جو یہ تجویز دی 'امت تری سمجھتی نہیں کیوں یہ ماجرا'۔ اس 'کیوں' میں تو بحث کا رنگ ہے جبکہ جدا جدا میں اظہار درد اور بیکسی ہے۔ ایک متبادل یہ بھی زیر غور لایا جا سکتا ہے بلکہ یہی اختیار کر لیں:

معروف عالم دین اور واقف زندگی مربی سلسلہ

مولانا عبدالسلام طاہر صاحب کا ذکر خیر

جری اللہ راشد صاحب

اس مضمون میں خاکسار اپنے والد محترم مولانا عبدالسلام طاہر صاحب مرحوم کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہے جن کا وجود کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ ایک ایسا بے ضرر انسان جو ہر چھوٹے بڑے اپنے پرائے کا ہمدرد اور خیر خواہ ایسا بےنفس اور درویش صفت آدمی جو سچا اور مخلص اور مثالی واقف زندگی تھا۔ زندگی کی ہر سانس کے ساتھ آپ کے لئے دعا نکلتی ہے۔ آپ کی ذات میں بہت سی خوبیاں اور اعلیٰ صفات جمع تھیں اپنی محبت کرنے والی اور ملنسار طبیعت کے باعث احباب جماعت میں بہت معروف اور ہردلعزیز تھے آپ ایک عالم دین اور اعلیٰ مقرر تھے۔ آپ کی زندگی سلسلہ احمدیہ کے لئے ہمہ تن وقف تھی اور اپنی تمام زندگی اس عہد پر قائم رہے۔

ابتدائی حالات

30 مئی 1944ء میں قادیان سے 3 میل کے فاصلے پر واقع ایک گاؤں پھیروچیچی میں پیدا ہوئے جس گھرانے میں آپ نے آنکھ کھولی اللہ کے فضل سے وہ نور احمدیت سے منور ہو چکا تھا آپ کے دادا مکرم بابا نتھو صاحب اور تایا مکرم اکبر علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے آپ ابھی چند ماہ کے تھے کہ والدہ صاحبہ انتقال کر گئیں۔ چھ بھائیوں میں آپ سب سے چھوٹے تھے اور ایک سب سے بڑی بہن تھیں۔ جنہوں نے والدہ کی وفات کے بعد آپ کی پرورش کی اور سب سے بڑھ کر آپ کے والد صاحب نے نہایت اعلیٰ رنگ میں پرورش کی۔ اللہ تعالیٰ نے چھوٹی عمر سے ہی آپ کے دل میں مربی بننے کا شوق پیدا کر دیا تھا۔ چنانچہ 23 مئی 1960ء کو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جامعہ میں آپ کا شمار اچھے طلباء میں ہوتا تھا۔ اور آپ کے اساتذہ آپ کی شرافت اور سعادت مندی کے قائل تھے۔ اور زمانہ طالب علمی سے ہی آپ میں تہجد کی عادت پختہ ہو چکی تھی۔ جن دنوں آپ جامعہ میں زیر تعلیم تھے آپ کے والد محترم 1965ء میں صرف 45 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ یہ آپ کے لئے بہت بڑا صدمہ تھا۔

1971ء میں جامعہ پاس کرنے کے بعد بحیثیت مربی سلسلہ ترگڑی، لاڑکانہ کراچی، لاہور، سمبڑیال اور راولپنڈی میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ جہاں گئے لوگوں کے دل جیت لئے میدان عمل کے اس دور میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو عظیم الشان اور یادگار خدمات کی توفیق عطا فرمائی اللہ تعالیٰ نے آپ کی خدمات کو قبول فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے منہ سے دورہ کراچی کے دوران ان الفاظ میں خوشنودی کا سرٹیفکیٹ عطا فرمایا کہ آپ تو مہا مربی ہیں۔ خلیفہ وقت کے یہ الفاظ آپ کے لئے اعزاز تھے۔ اسی طرح سمبڑیال میں آپ کا قیام اگرچہ صرف چھ ماہ تک رہا لیکن وہ آپ کی زندگی کا ایک سنہری دور تھا۔ جسے کبھی بھلایا نہیں جا سکتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خلیفہ بننے سے پہلے ایک دفعہ سمبڑیال کے دورے پر تشریف لائے۔ واپس جا کر آپ نے ابا جان کو اپنے ہاتھوں سے ایک خط تحریر فرمایا اور آپ کی خدمات کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش فرمایا۔

قبل ازیں دورہ سمبڑیال کے دوران آپ کے کام کا نیک اور وسیع اثر دیکھ کر دل خوشی سے بھر گیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ آپ نے بڑی محنت کر کے ایک نیم جان جماعت کو زندگی کی صف میں لا کھڑا کیا۔ بڑی محبت سے لوگ آپ کی خدمت کو یاد کرتے اور دل کی گہرائی سے آپ کو دعائیں دیتے ہیں۔

خطابت کا ملکہ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم کی دولت سے سرفراز کیا اور پھر علم کی اس دولت کو عمدہ پیرایہ میں بیان کرنے کا ملکہ عطا فرمایا۔ اللہ نے آپ کی زبان میں خاص تاثیر رکھی تھی۔ آپ کا خطاب سادہ الفاظ پر مشتمل ہوتا اور دل میں اتر جانے والا ہوتا۔ تربیتی رنگ میں تقریر کرنے کا آپ کا خاص انداز ہوتا آپ نے جماعتوں کی تربیت کے لئے ہمیشہ یہی مطمح نظر رکھا کہ جماعت اپنے مقصد کو پہچانے۔ اور حضرت مسیح موعود کی دی ہوئی تعلیم کے عین مطابق اپنی زندگی بسر کرے۔ رمضان المبارک کے مہینوں میں آپ کے قرآن اور حدیث کے درس احباب جماعت میں بہت مقبول تھے۔ ہر حلقہ کی یہ کوشش ہوتی کہ آپ ان کے حلقہ میں درس دیں۔ M.T.A پر درس حدیث پیش کرنے کا موقع آپ کو ملتا رہا۔ اور خاص طور پر رمضان میں یہ سلسلہ باقاعدگی سے جاری رہتا۔

جلسہ ہائے سالانہ 83-1981 کے موقع پر یادگار تقاریر کا اعزاز حاصل ہوا جو آج بھی لوگوں کو یاد ہے۔ اس کے علاوہ مجلس انصار اللہ کے زیر انتظام آپ نے قائد تعلیم القرآن اور ایڈیشنل قائد تربیت نومبائعین کے طور پر خدمت کی سعادت پائی۔ اور اس سلسلہ میں مختلف مجالس کے دوروں پر تشریف لیجاتے رہے۔ احباب آپ کے کلام اور پر جوش تقریر سے بہت متاثر ہوتے اور اکثر دوبارہ آنے کی فرمائش کرتے۔ 1995ء میں جلسہ سالانہ برطانیہ میں بطور نمائندہ مجلس انصار اللہ پاکستان شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ میں جہاں اور بہت سی خوبیاں پائی جاتی تھیں وہاں ان کی تعلق باللہ کی خصوصیت تمام باتوں پر حاوی تھی۔ آپ انتہائی دعا گو تہجد گذار اور جملہ امور میں اللہ کی رہنمائی حاصل کرنے والے تھے تہجد اور تلاوت آپ کی زندگی کا جزو بن چکے تھے اور اس میں کبھی آپ نے ناغہ نہیں کیا۔

خلافت کے ساتھ آپ کا ایک خاص لگاؤ اور وفا کا تعلق تھا جس پر تاحیات ایک مضبوط چٹان کی طرح قائم رہے۔ خلافت آپ کا پسندیدہ موضوع تھا جس پر آپ کو خاص عبور حاصل تھا۔ 1981ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر برکات خلافت کے موضوع پر آپ نے تقریر کی۔ زمانہ طالب علمی میں ایک موقع پر جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بیت اقصیٰ کے افتتاح سے ایک روز قبل بیت اقصیٰ کی تعمیر اور انتظامات کا جائزہ لینے کے لئے تشریف لائے۔ اس موقع پر میر داؤد احمد صاحب آپ کے ہمراہ تھے۔ حضور نے لاؤڈ سپیکر چیک کرنے کے لئے کہا اس پر مکرم میر داؤد احمد صاحب نے والد صاحب کو جو اس وقت وہاں ڈیوٹی پر موجود تھے حکم دیا کہ جائیں اور لاؤڈ سپیکر پر تقریر شروع کریں۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل میں آپ گئے اور آیت استخلاف کی تلاوت کے بعد خلافت کا مضمون بیان کرنا شروع کیا جس پر بعد میں حضور نے بے حد خوشنودی کا اظہار فرمایا اور پاس بلا کر تھپکی دی۔

ایک باپ ہونے کی حیثیت سے بھی آپ کا نمونہ مثالی تھا۔ انتہائی شفیق اور نرم دل تھے۔ کبھی بے جا سختی نہیں کی چھوٹے بچوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ خاص طور پر اپنے نواسے اور نواسیوں سے۔ آخری ایام میں انہیں بہت یاد کرتے تھے۔ آپ کا وجود نہ صرف ہمارے لئے بلکہ سارے خاندان کے لئے عزت اور فخر کا باعث تھا۔ اپنی اولاد کے لئے دعاؤں کا ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ چھوڑ کر گئے۔

16 مئی 1993ء میں آپ کا تقرر جامعہ احمدیہ میں ہوا آپ کو تفسیر القرآن پڑھانے کی ذمہ داری سونپی گئی اور پھر تا وفات اسی خدمت پر مامور رہے۔ طلباء نے آپ کو ایک شفیق اور رحم دل استاد کے روپ میں پایا اور اسی وجہ سے آپ کا دلی طور پر بے حد احترام کرتے۔ اور آپ کو اپنا روحانی باپ سمجھتے۔ اکثر طلباء آپ کی خدمت میں رہنمائی اور دعا کے لئے آتے رہتے تھے۔

آخری بیماری اور صبر کا مظاہرہ

زندگی کے آخری ایام میں انتہائی تکلیف اور شدید بیماری کے باوجود آپ نے جس بے مثال صبر و حوصلہ اور برداشت کا مظاہرہ کیا اسے دیکھ کر ڈاکٹرز بھی حیران تھے ایک ڈاکٹر نے بے اختیار کہا یہ کوئی غیر معمولی انسان ہیں عام انسان نہیں میں نے زندگی میں اتنے زیادہ حوصلے اور برداشت والا انسان نہیں دیکھا اس مرض میں تو لوگ چیختے اور دھاڑتے ہیں لیکن ان کی تو ہم نے کبھی اونچی آواز بھی نہیں سنی۔ بیماری کے دوران گھر اور ہسپتال میں کثرت سے احباب جماعت تیمارداری کے لئے آتے تو ہر کسی سے بہت خوش ہو کر ملتے اور ہر ایک کو تفصیل سے اپنی بیماری کے بارے میں بتاتے اور ہمیں یہ ہدایت تھی کہ اگر میں سویا ہوا بھی ہوں تو جگا دیا کرو کسی کو ملاقات کے بغیر نہ جانے دینا۔

عبادت کا یہ عالم تھا کہ آخری وقت تک اگر کوئی فکر تھا تو یہی کہ کہیں کوئی نماز نہ رہ جائے۔ اس کے لئے ہر وقت گھڑی اپنے سرہانے رکھتے۔ آخری دنوں میں بیماری کی وجہ سے اکثر نماز پڑھ کر بھول جاتے جب یاد آتا تو دوبارہ پڑھ لیتے اور بعض دفعہ تو ایک نماز کئی کئی دفعہ پڑھ لیتے۔

وفات سے چند روز قبل ابا جان نے ایک نہایت ہی مبارک رویا دیکھی لیکن اس رویا میں ہمارے لئے انتہائی غم کا پہلو بھی تھا کیونکہ اس میں آپ کی وفات کی طرف واضح اشارہ تھا۔ آپ نے رویا میں دیکھا کہ دو فرشتے سفید فوجی لباس پہنے ہوئے اور سفید پگڑیاں باندھے ہوئے میرے کمرے میں داخل ہوتے ہیں اور مجھے سیلوٹ کرتے ہیں اور انہوں نے ہاتھوں میں ایک پگڑی اٹھائی ہوئی ہے جب وہ میرے قریب آتے ہیں تو میں کچھ گھبرا جاتا ہوں اس پر ایک نے مجھ سے کہا کہ آپ کیوں گھبرا رہے ہیں ہم تو آپ کو پگڑی پہنانے کے لئے آئے ہیں اس کے بعد وہ پگڑی میرے سینے پر رکھ کر واپس چلے جاتے ہیں۔

آپ کی وفات کے بعد جماعت کے ایک بزرگ ہمارے گھر تشریف لائے تو انہوں نے اس رویا کو سن کر فرمایا کہ اس کی تعبیر تو بہت واضح ہے کہ فوج کا یہ اصول ہے کہ جب کوئی جرنیل فوت ہوتا ہے یا شہید ہوتا ہے تو اس کی کیپ اعزاز اس کے سینے پر رکھ دی جاتی ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ مولانا صاحب ایک روحانی جرنیل تھے جن کو اللہ کی طرف سے یہ اعزاز دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب پر اپنی ہزاروں رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور جنت میں آپ کو اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ہم سب بہن بھائیوں کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر 35145 میں محمد اسلم شہزاد ولد محمد یار قوم کھوکھر پیشہ معلم عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلانوالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-3-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد اسلم شہزاد ولد محمد یار سلانوالی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 اطہر حفیظ فراز وصیت نمبر 30665 گواہ شد نمبر 2 فضل احمد ناز وصیت نمبر 28980

مسل نمبر 34912 میں فرزانہ منور زوجہ ملک منور احمد احسان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-2-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔طلائی زیورات وزن ایک تولہ 6 ماشے مالیتی -/9500 روپے۔ 2۔نقد رقم -/2000 روپے۔ 3۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ فرزانہ منور بنت ملک منور احمد احسان فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 1 سعید احمد ولد چوہدری محمد بوٹا دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 غلام احمد خان ولد الطاف حسین خان فیکٹری ایریا ربوہ

مسل نمبر 34515 میں نسیم اختر بیوہ چوہدری فتح محمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 78 سال بیعت 1940ء ساکن دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-7-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 61 گرام مالیتی -/34927 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/842 روپے ماہوار بصورت مرحوم خاوند کی پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نسیم اختر بیوہ چوہدری فتح محمد دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 1 سفیر احمد قریشی ولد نذیر احمد قریشی دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 فرحت حیات وصیت نمبر 32234

مسل نمبر 34624 میں عمیرہ عزیز بنت چوہدری عزیز احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد فارم ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-9-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عمیرہ عزیز بنت چوہدری عزیز احمد بھٹی ناصر آباد فارم سندھ گواہ شد نمبر 1 چوہدری عزیز احمد بھٹی والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 35077 میں علیہ ناصر بنت چوہدری مختار احمد قوم کھلر پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفیٰ آباد ضلع قصور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-1-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ علیہ ناصر بنت چوہدری مختار احمد مصطفیٰ آباد ضلع قصور گواہ شد نمبر 1 مختار احمد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ہدایت علی وصیت نمبر 22890

مسل نمبر 35088 میں بی بی زکیہ زوجہ محمد اسماعیل خان قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔طلائی زیورات وزنی 10.020 مالیتی -/5580 روپے۔ 2۔حق مہر وصول شدہ -/10000 افغانی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت سلائی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بی بی زکیہ زوجہ محمد اسماعیل خان پشاور گواہ شد نمبر 1 محمد اسماعیل خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 سید احمد ولد سید حاجی عبداللطیف دارالصدر غربی ربوہ

مسل نمبر 35091 میں امۃ المالک زوجہ محمد شبیر شاہد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مرالہ ضلع منڈی بہاؤالدین بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-4-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزن ایک تولہ مالیتی -/5500 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ المالک زوجہ محمد شبیر شاہد مرالہ ضلع منڈی بہاؤالدین گواہ شد نمبر 1 محمد شبیر شاہد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 مرزا الیاس احمد وقار وصیت نمبر 29981

مسل نمبر 35112 میں شگفتہ مشتاق بیوہ مشتاق احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باب الابواب ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-3-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1200 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شگفتہ مشتاق بیوہ مشتاق احمد باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر 1 قدرت اللہ وصیت نمبر 32254 گواہ شد نمبر 2 عطاء العلیم ولد عبدالودود طارق باب الابواب ربوہ

مسل نمبر 35146 میں نسیمہ فردوس زوجہ محمد اسلم شہزاد قوم چوغتہ پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلانوالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-3-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ 2۔طلائی زیورات وزنی اڑھائی تولے مالیتی -/17500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

لیفٹیننٹ کرنل (ر) حسین احمد ملک صاحب اسلام آباد سے لکھتے ہیں کہ میرے والد مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ر) ستار بخش ملک صاحب آف محمودہ (چک بیلی خان) حال اسلام آباد مورخہ 20 اگست 2003ء بعمر 92 سال اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اسی روز بعد از نماز عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے کے بعد ڈاکٹر سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب نے دعا کروائی۔ آپ نے ایک بیوہ کے علاوہ 3 بیٹے 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مہمان نواز اور ملنسار طبیعت کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

سانحہ ارتحال

مکرم سیف اللہ خان صاحب رند سیکرٹری دعوت الی اللہ ملتان اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم چوہدری عبدالمنان صاحب مورخہ 19۔ اگست 2003ء بعمر 86 سال کوئٹہ میں وفات پا گئے۔ اگلے روز مکرم منصور احمد صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ 1953ء کے فسادات میں آپ کے گھر واقع لاہور کو آگ لگادی گئی تھی۔ آپ حضرت منشی عبدالکریم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے اور مکرم مبشر احمد منان صاحب سیکرٹری ضیافت کوئٹہ اور مکرم مسعود احمد صاحب صدر حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ کے والد تھے آپ نے لواحقین میں چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب ریلوے روڈ ربوہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مکرم وسیم احمد ڈسپنسر بیوت الحمد ربوہ کو مورخہ 23 جون 2003ء کو تیسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے ''رومانہ وسیم'' نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم منور احمد صاحب آف چاہ شیخ واہ دنیا پور کی پوتی اور مکرم ملک بشیر احمد صاحب ملتانی آف دارالنصر غربی حلقہ اقبال کی نواسی ہے۔ بچی کی درازی عمر والدین کے لئے قرۃ العین اور خادمہ دین ہونے کی درخواست دعا ہے۔

نیلامی ملبہ

فضل عمر ہسپتال کی عمارت سرجیکل وارڈ، پرائیویٹ کمرہ جات، سی سی یو وارڈ کا ملبہ بذریعہ نیلامی مورخہ 8 ستمبر 2003ء صبح نو بجے فروخت کیا جائے گا۔ رقم نقد وصول کی جائے گی۔ دیگر شرائط دفتر نظارت جائیداد سے ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ)

اعلان داخلہ

لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی لاہور نے M.Sc، MA میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 8 ستمبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 30۔ اگست

یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ راولپنڈی نے Ph.D/M.Phil ایجوکیشن میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ فارم 20 ستمبر تک جمع کروایا جا سکتا ہے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ یکم ستمبر۔

انسٹیٹیوٹ آف مکینکل سائیکالوجی یونیورسٹی آف کراچی نے مکینکل سائیکالوجی میں پوسٹ مجسٹرل ڈپلومہ /Ph.D/M.Phil میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 25 ستمبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ یکم ستمبر۔

گورنمنٹ ایم اے او کالج لاہور نے ایم اے انگلش، ایم ایس سی اکنامکس، ایم ایس سی ریاضی، ایم۔ ایس سی سائیکالوجی میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں درخواست فارم 13 ستمبر تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ یکم ستمبر۔

حمایت اسلام خواتین کالج نیو گارڈن ٹاؤن لاہور نے ایم اے انگلش، ایم اے فائن آرٹس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ یکم ستمبر۔

نیشنل انسٹیٹیوٹ برائے بائیو ٹیکنالوجی و جینیٹک انجینئرنگ فیصل آباد (NIBGE) نے Ph.D بائیو ٹیکنالوجی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 25 ستمبر تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 26۔ اگست

GC یونیورسٹی لاہور نے Industrial Chemistry میں M.Sc کیلئے داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 5 ستمبر تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 28۔ اگست۔

(نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

دہشت گردی اور اسلام سعودی عرب اور مراکش نے ایک مشترکہ اعلامیہ میں کہا ہے کہ دہشت گردی کو اسلام کے ساتھ منسلک کرنے کے سخت خلاف ہیں۔ ہمیں اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنی چاہئے جو امن اور رواداری کا مذہب ہے اور جیو اور جینے دو کا درس دیتا ہے۔ دونوں ممالک نے دہشت گردی کے خلاف مشترکہ عالمی جدوجہد کے ساتھ ساتھ دہشت گردی کی وجوہات کے خاتمے پر زور دیا۔ اور ہر قسم کی انتہا پسندی کی مذمت کی۔

غزہ پر حملے کی دھمکی اسرائیل نے غزہ کی پٹی پر حملہ کرنے کی دھمکی دے دی ہے اور کہا ہے کہ وہ یاسر عرفات کی منتخب کردہ کسی نئی فلسطینی حکومت کے ساتھ مذاکرات نہیں کرے گا۔ محمود عباس کی حکومت ختم کی گئی تو امن روڈ میپ ختم ہو جائے گا اطلاعات کے مطابق یاسر عرفات اور فلسطینی وزیراعظم محمود عباس کے درمیان اختلافات بڑھ گئے ہیں۔

عراق کی سیاسی صورتحال وائس آف جرمنی نے رپورٹ میں کہا ہے کہ عراق کی سیاسی صورتحال کو نجف دھماکے کے واقعہ نے اتنا زیادہ متاثر کیا ہے کہ عبوری انتظامی کونسل میں شامل کئی ارکان نے اپنے فرائض انجام دینے سے انکار کر دیا ہے ہر شخص سلامتی کے خطرات سے دوچار نظر آتا ہے جبکہ بین الاقوامی سطح پر بھی امریکہ پر تنقید میں شدت آ گئی ہے عراق میں امریکی فوج نہ اپنی حفاظت کر سکی اور نہ ہی اقوام متحدہ کی۔ عراقیوں کی امیدیں اس وقت دم توڑ گئی جب انہوں نے دیکھا کہ امریکی انتظامیہ کی وزارت تیل کے معاملات چلانے میں دوسری سب چیزوں سے زیادہ دلچسپی ہے۔

امریکی صدر اور سعودی ولی عہد کی گفتگو امریکی صدر جارج بش اور سعودی ولی عہد نے فون پر گفتگو کرتے ہوئے مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا۔ بش اور شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے خطے کی تازہ ترین صورتحال اور مشرق وسطی میں امن روڈ میپ پر بات کی۔

عراق میں 5 ہلاک عراق میں مختلف جھڑپوں میں 3 امریکی اور 2 عراقی ہلاک ہو گئے۔

عراق کی کابینہ عراقی گورننگ کونسل نے 25 رکنی کابینہ کا اعلان کر دیا ہے جس سے عراق کا کنٹرول کافی حد تک کابینہ کے پاس آجائے گا۔ کابینہ میں 13 شیعہ 5 سنی 5 کرد ایک ترکمانی اور ایک کرسچن شامل ہے۔

کابل میں 10 ہلاک کابل کے قریب جھڑپ میں 2 امریکیوں سمیت 10 ہلاک ہو گئے۔ طالبان نے مزید 250 گوریلے زابل بھیج دیئے۔ شاجوئی نامی علاقہ میں طالبان کے ایک بڑے لشکر نے افغان چوکی پر حملہ کر کے 4 فوجی مار ڈالے اور 2 کو یرغمال بنالیا۔ اسی طرح کابل قندھار لارڈ پر بھی طالبان نے ایک گشتی پارٹی پر حملہ کر کے 4 افغان فوجیوں کو ہلاک کر دیا اور افغان فوجیوں کی گاڑیاں نذر آتش کر دیں۔ امریکی طیاروں نے طالبان کے ٹھکانوں پر حملے کئے۔

جراثیمی حملوں کا اعلان اسامہ بن لادن نے امریکیوں اور اتحادیوں پر ناقابل یقین جراثیمی حملوں کا اعلان کر دیا۔ بھارتی اخبار نے امریکی میگزین کے حوالے سے لکھا ہے کہ اسامہ کی ترجیح یہ ہے کہ نئے حملوں میں جراثیمی ہتھیار استعمال کئے جائیں گے جو القاعدہ کے پاس پہلے سے موجود ہیں۔

کینیا میں 500 گرفتار کینیا میں پولیس نے 500 غیر قانونی تارکین وطن کو گرفتار کرلیا ہے۔

کانگو میں 200 ہلاک جمہوریہ کانگو میں دو حریف قبائل میں خونریز لڑائی میں 200۔ افراد ہلاک اور سینکڑوں کو یرغمال بنالیا گیا۔ حکام کے مطابق ملک کے شمال مشرقی قصبے میں حریف قبائل نے بھاری ہتھیاروں سے ایک دوسرے پر حملہ کیا اور لوٹ مار کی۔

طالبان کے ساتھ مذاکرات افغان حکومت نے جنوب مشرقی صوبے زابل میں طالبان کے ساتھ مذاکرات شروع کر دیئے ہیں طالبان کا کہنا ہے کہ اتحادی فوج ان کے خلاف کارروائی بند کر دے تو وہ بھی حملوں کا سلسلہ بند کر دیں گے۔ افغانستان میں غیر ملکی سفارتکاروں کا کہنا ہے کہ طالبان نے حکمت عملی تبدیل کر لی ہے اور وہ امریکیوں کو نشانہ بنانے لگے ہیں ان کے حالیہ حملوں میں 35۔ امریکی ہلاک ہو چکے ہیں۔ زابل کے چیف سیکورٹی آفیسر نے کہا ہے کہ افغانستان کے عوام امن چاہتے ہیں۔ طالبان جہاد کا فتویٰ واپس لے لیں تو حکومت ان کے لئے عام معافی کا اعلان کر دے گی۔

بقیہ صفحہ 6

ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نسیمہ فردوس زوجہ محمد اسلم شہزاد سلانولی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 اطہر حفیظ وصیت نمبر 30665 گواہ شد نمبر 2 فضل احمد ناز ولد سردار خان مرحوم مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

Jasmine Guest Houses Islamabad
Major (R) Muhammad Yusuf Khan
Chief Executive
Jasmine INN, 20-A,G-8 markaz
Tel# 2252002-2252167 Fax# 2821295
Jasmine LODGE.#6.St#54.F-7/4
Tel#2821971-2821997 Fax#2821295
Jasmine LODGE 2,#29,St26,F-6/2
Tel#2824064-2824065 Fax#2824062
E-mail:Jasminelodges@hotmail.com

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	3۔ستمبر	زوال آفتاب	12-08
بدھ	3۔ستمبر	غروب آفتاب	6-33
جمعرات	4۔ستمبر	طلوع فجر	4-19
جمعرات	4۔ستمبر	طلوع آفتاب	5-43

ملاوٹ پر 25 سال قید، 10 لاکھ جرمانہ

وفاقی کابینہ نے خوراک و ادویات میں ملاوٹ پر سزا میں اضافے کا مسودہ قانون منظور کرلیا ہے۔ اس کے تحت اب ملاوٹ کرنے والوں کو 25 سال قید اور 10 لاکھ روپے جرمانے کی سزا دی جاسکے گی۔ وزیراعظم کی صدارت میں ہونے والے وفاقی کابینہ کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے میر ظفراللہ جمالی نے کہا کہ ان کی حکومت خوراک اور ادویات میں ملاوٹ کرکے لوگوں کی زندگیوں سے کسی کو کھیلنے کی اجازت نہیں دے گی۔ بدقسمتی سے ملک میں ملاوٹ کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ سماجی برائیوں کو جڑ سے اکھاڑنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ لہٰذا حکومت اس طرف بھرپور توجہ دے رہی ہے۔

بھارت نے دوستی کا عمل معطل کر دیا ہے

پاکستان نے کہا ہے کہ بھارت نے دوستی کا عمل معطل کر کے ہمارے خلاف لفظوں کی جنگ شروع کردی ہے لفظی جنگ ختم کر کے مذاکرات شروع کئے جائیں۔ ہم نے بھارت میں مطلوب افراد کی فہرست بنا رکھی ہے۔ بال ٹھاکرے کا بیان تشویشناک ہے ہم ہر چیلنج کیلئے تیار ہیں۔

چند روز میں مذاکرات ہونگے مسلم لیگ ق

کے صدر نے کہا ہے کہ مجلس عمل کے ساتھ آئینی امور پر دو تین روز میں دوبارہ مذاکرات شروع ہونگے۔ حکومت اور اپوزیشن کا مشترکہ آئینی پیکج کا فارمولا صدر کو منظوری کیلئے پیش کیا جائے گا۔ حکومت کوئی آئینی پیکج منظوری کیلئے اسمبلی میں نہیں لائے گی۔

جیلوں میں سٹرائیک فورس بنانے کا فیصلہ

وزیراعلیٰ پنجاب نے محکمہ جیل خانہ جات کے نظام میں انقلابی نوعیت کی تبدیلیاں لانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے تحت صوبے کی ایسی 86 تحصیلوں میں جوڈیشل لاک اپ تعمیر کئے جائیں گے جہاں پہلے یہ سہولت میسر نہیں تا کہ قیدیوں کی نقل وحمل میں مشکلات پر قابو، حفاظتی انتظامات کی بہتری، انصاف کی فراہمی میں مدد اور ڈسٹرکٹ اور سنٹرل جیلوں کا بوجھ کم ہو سکے گا۔ نارووال، حافظ آباد، خوشاب، لودھراں اور خانیوال میں نئی ڈسٹرکٹ جیلیں بنائی جائیں گی۔ قیدیوں کے علاج معالجے کیلئے 14 جیلوں میں کنٹریکٹ پر میڈیکل آفیسر تعینات کئے جائیں گے۔

صوبوں کے اعتراضات دور کئے جائینگے

صدر مشرف نے کہا ہے کہ پولیس اصلاحات پر صوبوں کے اعتراضات دور کر کے ان پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے گا۔ وزیر داخلہ سید فیصل صالح حیات سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نیا پولیس نظام ناگزیر ہے اور اس کیلئے فنڈز کا اجراء یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے وزیر داخلہ کو ہدایت کی کہ مساجد کو سیاست کیلئے استعمال نہ ہونے دیا جائے۔

سندھ میں گیس کے وسیع ذخیرے کی دریافت

صوبہ سندھ میں گیس کا وسیع ذخیرہ دریافت ہوا ہے جس سے آزمائشی پیداوار جلد شروع ہو جائے گی۔ وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل کے تیل وگیس کی تلاش کے ڈسٹرکٹ جنرل نے کہا ہے کہ میرپورخاص میں کنوئیں سے پروڈکشن ٹیسٹ مکمل کرلیا گیا ہے جس سے ملک کو کروڑوں ڈالر کے زرمبادلہ کا فائدہ ہوگا۔

فیصل آباد کے آٹھوں بازاروں میں ہڑتال

پرائز بانڈ ڈیلر اور گن مین کے ساتھ پیش آنے والی خونی ڈکیتی کے سلسلہ میں فیصل آباد کے گھنٹہ گھر سے ملحقہ آٹھوں بازاروں کے تاجروں نے مکمل طور پر ہڑتال کی تاجروں نے اس موقع پر کہا ہے کہ پولیس عوام کے تحفظ میں ناکام ہو چکی ہے۔ سٹی ناظم نے کہا کہ ڈکیتی امن عامہ کو سبوتاژ کرنے کی سازش ہے، شہری پولیس سے تعاون کریں۔ یاد رہے کہ بیگ خاندان کے ساتھ یہ دوسری واردات تھی۔ ڈی پی او فیصل آباد نے کہا ملزموں کے موبائل فون کی مدد سے 2 خواتین سمیت 8 افراد گرفتار کئے جاچکے ہیں اور 12 لاکھ روپے برآمد کئے ہیں۔

مسئلہ کشمیر کو سیاسی انداز میں حل کیا جاسکتا

ہے پاکستان نے کہا ہے کہ کشمیر خالصتاً ایک ایسا مسئلہ ہے جس کو سیاسی انداز میں ہی حل کیا جاسکتا ہے۔ لیکن بھارت اس بات سے خوفزدہ ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان مسعود خان نے کہا کہ واجپائی نے دوستی والا ہاتھ معلق کر دیا ہے۔ بھارت الزام تراشی کی بجائے مذاکرات کرے۔

پاکستان میں طالبان کی صف بندی کا الزام

غلط ہے پاکستان نے واضح کیا ہے کہ اس کی سرزمین پر طالبان کی صف بندی نہیں ہو رہی اس حوالے سے عالمی ذرائع ابلاغ کی خبریں لغو اور بے بنیاد ہیں۔ دفتر خارجہ کے ترجمان مسعود خان نے اخبار نویسوں کو معمول کی بریفنگ کے دوران ایک سوال کے جواب میں اس خبر کو بھی شرانگیز اور خلاف حقیقت قرار دیا کہ پاک فضائیہ کے مرحوم سربراہ ائر چیف مارشل مصحف علی میر یا پاکستان کی کسی اعلیٰ شخصیت کا القاعدہ سے کوئی تعلق ہے۔ ترجمان نے دہشت گردی کی سرپرستی اور پشت پناہی سے متعلق آسٹریلیا کے الزامات کو بھی یکسر مسترد کردیا۔

کالا باغ ڈیم چاروں صوبوں کے اتفاق

رائے کے بغیر نہیں بن سکتا صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم چاروں صوبوں کے اتفاق رائے کے بغیر نہیں بن سکتا۔ ڈیم کی تعمیر کیلئے چاروں صوبوں کو اعتماد میں لیا جائے۔ انہوں نے کہا صدر مشرف نے میری موجودگی میں یہ بات نہیں کی کہ کالا باغ ڈیم ضرور بنے گا بلکہ ان کا کہنا تھا کہ ملک میں ایک اور ڈیم کی تعمیر کی ضرورت ہے۔

جمہوری نظام کا تسلسل قوم کے مفاد میں ہے

جنرل مشرف نے کہا ہے کہ موجودہ سیاسی، جمہوری نظام کا تسلسل پوری قوم کے مفاد میں ہے بعض عناصر اس نظام میں رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں وہ اس کی کامیابی نہیں چاہتے مگر ایسے عناصر کو عوام کی حمایت حاصل نہیں ہے۔

پاک فضائیہ کا وفد چین پہنچ گیا

پاک فضائیہ کے سربراہ ائر چیف مارشل کلیم سعادت وفد سمیت پاک چین اشتراک سے تیار ہونے والے لڑاکا طیارے جے ایف 17 کی افتتاحی تقریب میں شرکت کیلئے بیجنگ پہنچ گئے۔ ہوائی اڈے پر چینی فضائیہ کے اعلیٰ حکام نے ان کا استقبال کیا۔ جے ایف 17 طیاروں کی افتتاحی تقریب آج (بدھ) کو متوقع ہے۔ طیارے کی یہ پہلی پرواز ہوگی۔

چینی کی قیمت میں فی بوری 50 روپے

اضافہ شوگر ملز مالکان نے چینی کی بوری کی قیمت میں 50 روپے اضافہ کردیا ہے جس سے چینی کی 100 کلو گرام کی بوری 1780 روپے سے بڑھ کر 1830 روپے ہوگئی۔ اس کی قیمت میں ابھی مزید اضافے کا امکان ہے۔

پاکستانی باکسرز کی کامیابی

ملائیشیا کے شہر کوالالمپور میں ہونے والی کامن ویلتھ باکسنگ چیمپئن شپ میں پاکستان کے دو باکسرز مہر اللہ اور اصغر علی شاہ نے گولڈ میڈل حاصل کئے ہیں جبکہ نعمان کریم نے چاندی کا تمغہ جیتا اور مظفر اقبال نے کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔ مجموعی طور پر پاکستانی ٹیم نے ٹورنامنٹ میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ آسٹریلیا نے پہلی اور انڈیا نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ مہر اللہ کو بہترین باکسر قرار دیا گیا۔ انہیں ایشین گیمز میں گولڈ میڈل لینے پر صدر مشرف نے پچاس لاکھ روپے کا انعام دیا تھا۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

☆ادارہ الفضل مکرم محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) صاحب کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع فیصل آباد کے لئے بھجوا رہا ہے۔

☆توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔

☆الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔

☆الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی

امرا۔ صدران۔ مربیان و معلمین سلسلہ و جملہ احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں پلاٹ کی ضرورت

حدود کمیٹی ربوہ میں ایک سے چار کنال تک کے پلاٹ کی ضرورت ہے۔
جو احباب فوری طور پر اپنا پلاٹ فروخت کرنا چاہیں وہ رابطہ کریں (ڈیلر حضرات زحمت نہ کریں)

ماجد احمد خان

فون: 04524-213342-213351
فیکس: 04524-214481
موبائل 0320-4892381
ای میل: majidak@msn.com

قائم شدہ 1952 خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

★ ریلوے روڈ فون۔ 214750
★ اقصیٰ روڈ فون۔ 212515

ہومیو پیتھک ادویات

جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک پوٹنسیاں مدر ٹنکچرز، بائیو کیمک ادویات، سادہ گولیاں، نلکیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں وڈراپرز بارعایت دستیاب ہیں۔ جرمن پوٹینسی سے تیار کردہ 117 ادویات کے بریف کیس بھی دستیاب ہیں

کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

فون ہیڈ آفس: 213156